



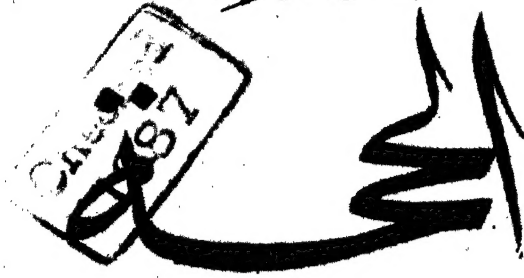
3495  
SIA



# القرآن والہدیٰ امامنا اماننا وصدقنا

قرآن اور ہمدیٰ محمدیوں کے امام میں رسپیچہ ویوں نے قرآن اور ہمدیٰ پر ایمان لایا اور انکی تصدیق کی

الحمد لله والمنة



عبدالصمد قواسمی

مؤلفہ

حضرت بندگی میاں شاہ قاسم محمدی صاحب مدظلہ کے تصدق نام ہمدیٰ موعود خلیفہ ائمہ



باہتمام جمعیت ہمدویہ دائرہ زمستان پور مشیر آباد

بعضل فادہ قومی

۱۳۶۲ھ

مطبوعہ

اعظم شہر پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پبلیشرز

قیمت ۸

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(از نظمی گنجوی)

حضرت میان ملک سلیمان علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ سراج الامت یعنی امت ماجی ابدعت و اوقت اسرار صدی کا شرف انوار محمد و ہمدی مجتہد الزمان محقق الآواں بند گویا سید قاسم اعلم صوری و معنوی ہیں منتقد ایان وقت کے لئے ضو الشمس تھے اور آپ کے حکم و کلام کی قبولیت پر گروہ تھی پڑوہ نے اتفاق فرمایا تھا طاب اللہ ثراہ وجعل الجنة مثواہ بمقام جاہور حضرت بند گویا نذیر و مدعی خاتم مرشد حسین ولایت کے حضور میں پیدا ہوئے اور حسین ولایت کے بشر و منظور ہیں اور آپ اپنے علم ظاہری و باطنی فضائل کے ساتھ زہد و تقویٰ میں وحید العصر تھے آپ نے کبھی سیم و زر کو ہاتھ میں نہیں لیا۔ آپ کے مرشد و والد بزرگوار حضرت بند گویا سید یوسف یوسف ثانی نے دوسریوں کی سویت کرنے سے فرمایا کہ "قاسم جی بیکر بدایں سویت شما است اور قاسم جی لویہ تمھاری سویت ہے، تو چونکہ مرشد کے ہاتھ سے سویت نہ لینی ہے ادنیٰ تھی بدینو بہترین گوشتی کلو پر کھینکر سویت لے لی حضرت یوسف ثانی نے فرمایا کہ قاسم جی یہ کیا ہے کہ بندہ تو روپیہ ہاتھ میں لیتا ہے اور تم نہیں دیتے تو عرض کیا کہ خود کار کی ذات گرامی صفات کیلئے زرا اور خاک برابر ہے اور میرے لئے زرزرا اور خاک خاک ہے۔ بجان اللہ و مجدہ کہ اس مشکل کو مجتہد کے بغیر کون حل کر سکتا ہے کہ اپنے مرشد و والد بزرگوار کے ادب کو ملاحظہ رکھتے ہوئے اپنے ہاتھ کو زرزرا سے آلودہ نہ کیا۔ ملاحظہ ہو تاریخ سلیمان کلین بنیم چہارم مولد میان ملک سلیمان حضرت میان شیخ مصطفیٰ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ

قال سید الانام علیہ الصلوٰت والسلام کل تھی الی۔ یعنی ہر کہ بر خاست از جان متن است یعنی و ایند کہ او فرزند من است ہر کہ نچو اہد کہ در زمرہ آل رسول آو آید برو لازم است کہ از تدبیر معیشت بدو آید۔ ملاحظہ ہو مکتوبات حضرت میان شیخ مصطفیٰ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب ۱

حضرت نے فرمایا کہ ہر پرہیزگار میری آل ہے یعنی جو شخص کہ جان و تن سے اٹھا ہوا ہے (یعنی جان و تن پیدا کرنے والے پر جان و تن شمار کرنا لاپس) یقین کیا تھا جان کہ وہ میرا فرزند ہے اور جو شخص آل رسول کے زمرہ میں داخل ہونا چاہے تو اسپر لازم ہے کہ معیشت کی تدبیر کو ترک کرے۔

از آحق و لاوار

# الحجة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے نبی محمود  
آخر الزمان رسول کی زبان سے اپنے ولی ہمدی  
موجود کی نبوت کا وعدہ کیا اور وہ نازل کرے اللہ  
قیامت تک ان دونوں پر اور ان کی آل اشرف  
اور ان لوگوں پر جنہوں نے عدائے تعالیٰ کے وید  
کی طلب کیا تھے ان دونوں کی پیروی کی لیکن حمد و  
صلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ اس رسالہ کو سید قاسم  
ابن حضرت مخدوم سید یوسف میراب کرے اللہ انکی  
خاک نناک کو داپنی رحمت سے) اور انکا مکان  
بنائے جنت کو نصیف کیا ہے۔

یہی فصل امام ہمدی آخر الزماں علیہ السلام کے مقام  
ظہور اور آپ کے حسب و نسب کے بیان میں عقدا  
میں کہا ہے کہ ہمدی حسین ابن علیؑ کی اولاد سے ہے  
اس کا مقام ولادت

الحمد لله الذي وعد بلسان  
رسوله النبي المحمود في آخر الزمان  
ببعث وليه المحمدي الموحود صلى الله  
عليهما وعلى الهما الا مجددين وعلى من  
تبعهما باحسان الى يوم الدين اما بعد  
فقد صنف هذا الرسالة السيد قاسم بن  
الحضرت المخفور السيد يوسف سقى الله تزييه  
وجعل الجنة مثويه۔

الفصل الاول في بيان مكان خروج المهدى  
امام آخر الزمان وحسبه ونسبه. قال في عقدا  
المهدى من ولد الحسين بن علي رضي الله عنه

لے سئل رسول الله ما الاحسان يا رسول الله قال لا حسنا ان نعبد الله كأنك تزيه فان لم تكن تزيه  
فانك برياك (لاظہر ہذا المؤمنین مولف حضرت محمدتہ سدرہ) رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ احسان کیا چیز ہے یا رسول  
اللہ تو آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اس طرح عبادت کر کہ تو اللہ کو دیکھتا ہے اگر تو اسکو نہیں دیکھتا ہے تو یہ سمجھ کہ تجھے دیکھتا ہے۔

کابل میں ہو گیا ہند میں پھر قصد کر لیا کہ کابل سے تھما  
 کر لیا کہ سے آخر حدیث تک۔ اور لایا ہے احمد  
 بیہقی نے شعب الایمان میں دلائل نبوت کی فصل  
 میں ثوبان ثوری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 جب دیکھو تم کالی جھنڈیوں کو جو آئی ہیں خراسان  
 کی طرف سے پس اؤ تم ان کے پاس کیونکہ ان میں  
 اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اور نیز ثوبان ثوری سے  
 دوسری روایت ہے جب ظاہر ہوں کالی  
 جھنڈیاں مشرق کی جانب سے تو بیعت کرو تم اس  
 کیونکہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اور دوسری  
 روایت میں قول ہے کہ ہے کہ جب تم دیکھو کالی جھنڈیوں  
 کو کہ وہ آئی ہیں خراسان کی جانب سے تو بیعت  
 کرو تم اس سے اگرچہ یہ سنگا پڑے برف پر کیونکہ اس  
 میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہے لایا ہے اس کو کرام  
 عبد الملک نے اپنے رسالہ میں۔ اور نیز روایت  
 کی ہے امام بیہقی نے شعب الایمان میں کہ مہدی  
 کی پیدائش کی جگہ ہند مشرق میں ہے وہ حسین  
 کی اولاد سے ہوگا سند سے بیان کیا ہے اس کو امام  
 حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حاد اور حافظ ابو القاسم  
 طبرانی نے اور اس میں دوسری روایت یہ ہے  
 کہ مہدی کی پیدائش کا مقام ہند میں ہے کابل  
 میں ہے۔ اور روایت کی گئی ہے عبد اللہ ابن عمر  
 سے کہا فرمایا رسول اللہ نے ظاہر ہوگا مہدی امام  
 حسین

بکابل او بعد ثور بقصد الی مکتہ فیما وور بکلتہ  
 الی اخرھا۔ واورد احمد ان البیہقی  
 فی شعب الایمان فی فصل دلائل النبوة  
 من ثوبان الثوری رضی اللہ عنہ قال قال رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم اذا سראیتہم الرایات  
 السود قد جاءت من قبل خراسان  
 فاتوها فان فیما خلیفة اللہ المہدی وایضا  
 من ثوبان الثوری روایة اخرى اذا  
 طلعت الرایات السود من قبل المشرق فیابعو  
 فان فیہ خلیفة اللہ المہدی۔ وروایة  
 اخرى قوله علیہ السلام اذا سראیتہم الرایات  
 السود قد جاءت من قبل الخراسان فیابعو  
 ولو جوا علی الثلج فان فیہ خلیفة اللہ  
 المہدی۔ اورده الكرام عبد الملک  
 فی رسالته۔ وایضا روی الامام  
 البیہقی فی شعب الایمان ان مولد  
 المہدی بھند من ولد الحسين من قبل  
 المشرق۔ اخرجہ الامام الحافظ ابو  
 عبد اللہ نعیم بن حاد والحافظ ابو  
 القاسم الطبرانی و فیہ روایة اخرى  
 ان مولدہ بھند او بکابل۔ وروی عن  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من ولد  
 حسین

من المشرق - وورد فی فتوحات المکی  
من شعر علی رضی اللہ عنہ -

الا ان ختم الاولیاء شہید

وعین امام العارفین فقید

هو السید المہدی من آل احمد

هو الصارم الہندی جین بیید

هو الشمس یلوکل غیم وظلمة

هو الوابل الوسی جین یجید

وایضاً کو فیہ من تعریف المہدی

اذا خرج هذا الامام المہدی

خلیس له عدو مبین الا الفقہاء

خاصة لانه لا ینقی سر یا ستہم الآخر

الفصل الثانی فی بیان زمان ظہور

المہدی عن ابی ہریرة قال فیما علم

عن رسول اللہ صلعم انه قال ان اللہ

ینعت لهذا الامة علی اس کل

مائة سنة من یجد دھا دینھا -

وکن اقال الوالی الکامل السید شہید

کیسودرا من فی ملفوظہ وقیل فی ملفوظہ شاہ بیاد

قد اخبر النسبی صلی اللہ علیہ وسلم

بان یكون من امتی علی اس کل مائة

سنة من یجد الدین و فی المائة

الآخرة العشرة لا یكون سوی المہدی

کی اولاد سے مشرق کی جانب سے . اور آئے ہیں

فتوحات مکی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شعر

سوزشک خاتم الاولیاء شہید ہے (تمام سابقہ فتویٰ گوہر بیچ

اور اس امام العارفین کی نظیر تم ہے (نظیر نہیں ہے)

وہ سید ہدی جو آل احمد سے ہوگا

وہ ہندی تو اسے جو وقت کہ وہ ہلاک کریگا بدعتوں و کفر

وہ آفتاب ہے جو ہر تار کی اور اند بیچ کر کوہ کوہ

وہ موٹے بوندوں والی موسیٰ بارش ہے جو وقت کہ وہ برتا ہے

اور نیز اس میں (فتوحات مکی میں) ہدی کی تعریف

ذکر کی گئی ہے کہ جب نکلے گا یہ امام ہدی تو اس کا

کھلا دشمن نہیں ہے خصوصاً سوائے فقہاء کے کیونکہ ان کی

ریاست باقی نہیں رہے گی ۱۰

دوسری فصل ظہور ہدی کے زمانے کے بیان میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا جو میں جاتا

ہوں رسول اللہ سے یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ

بیچے گا اس امت کی ہر صدی کے اس پر ایک

ایسے شخص کو جو تجدید کرے گا اس امت کی اس کے

دین کی . اور اسی طرح فرمایا ولی کامل سید محمد

کیسودرا نے اپنے ملفوظ میں اور کہا گیا ہے حضرت

شاہید اللہ کے ملفوظ میں کہ خبر دی ہے نبی نے

اس بات کی کہ ہوگا میری امت سے ہر صدی کے

اس پر وہ شخص جو تجدید کرے گا دین کی اور

دسویں صدی میں نہیں ہوگا سوائے ہدی کے اور

۱۰ دسویں صدی کے لئے اس کی قید نہیں ہے



فرمایا نے (یہ روایت بھی اسی لفظوں کی ہے) نکلے گا میری امت سے ہمدی ہر صدی کے اس پر ان میں سے نوغوی ہیں اور دسواں موعود ہے جو اس پر ایمان لایا وہ مجھ پر ایمان لایا جو اُسے کفر کیا وہ مجھ سے کفر کیا۔ اور اتفاق کیا ہے اصحاب تواریخ نے جو شخص ہو گا ایسا بہ نسبت ہمارے رسول کے تمام انبیاء میں بلکہ ان سے بھی بڑا درجہ میں اور وہ دسویں صدی ہجری میں ہے وہی ہمدی ہے اس لئے کہ وہ ہمدی نبی علیہ السلام کی ولایت کا خاتم ہے اور بغوی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ نو سو ہجری کے بعد ہو گا جیسا کہ نسبہ التحرز وغیرہ کتب میں ذکر کیا گیا ہے اور طبری نے روایت کی ہے کہ وہ ۱۰۰۰ پر ہو گا۔ اور ارطاة سے روایت کی گئی کہ اس کا نبی علیہ السلام سے مجھے خبر پہنچی ہے کہ ہمدی اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ سے ہیں زندہ رہیں گے پانچ برس پھر میں گے اپنے بچھونے پر اور نکلے ایک مرد اولاد فاطمہ بنت رسول سے سیرت ہمدی پر اس کی بقا بیس برس ہے پھر وہ مرے گا شہید ہوگا ہتیاروں سے یہ حدیث رسالہ بہان المہدی کے باب ثمانی میں ہے ترمذی نے سند سے

وقال عليه السلام يخرج من امتي  
مهدى على رأس كل مائة سنة  
تسعة منهم لغوي والعاشر موعود  
فمن آمن به فقد آمن بي ومن كفر به  
فقد كفر بي. وقد اتفق أصحاب  
التواريخ ان من يكون كذلك بل اعظم  
درجته بنسبة رسولنا عليه السلام  
في سائر الانبياء عليهم السلام وهو في  
المائة العاشرة من الهجرة المصطفوية  
هو المهدى لانه خاتم ولاية نبينا عليه  
السلام وقد مروى البغوي وغيره بعد  
تسع مائة سنة من الهجرة كما ذكر في  
تنبيه التحزب وغيره من الكتب وقد مروى  
الطبري على خمس وتسعمائة سنة من الهجرة  
روى عن ارطاة قال بلغني عن النبي ان المهدى  
من ولد فاطمة بنت رسول الله يعيش  
خمس عام ثم يموت على فراشه ثم يخرج  
مرجل من ولد فاطمة على سيرة المهدى  
بقائه عشرين سنة ثم يموت فتبلى  
بالمسلاح هذا الحدیث فی الباب الثانی  
فی رسالة برهان المهدى اخرج الترمذی

بیان کیا ہے اور لایا ہے نعیم بن حماد نے اپنی کتاب  
فتن میں اور دوسری روایت سے ارطاة کے کہا  
کہ پہنچی ہے مجھے یہ خبر ہمدی زندہ رہیگا پچیس برس  
اور پھر مرے گا پتے بچھونے پر ٹھیکہ ایک مرد قحطان سے  
سیرت ہمدی پر جس کے دونوں کانوں میں چھید ہو گئے  
بقا اس کی پچیس برس ہوگی پھر مرے گا وہ تیاروں  
سے شہید ہو کر۔

تیسری فصل ہمدی اور عیسیٰ علیہما السلام کے تہ  
متے کے بیان میں تغیر ملاک میں اللہ تعالیٰ کے قول  
اذ قال اللہ یا عیسیٰ الخ جبکہ کہا اللہ نے اسے  
عیسیٰ میں تجھے تجاؤز کر انبوا الہوں اور تجھے اٹھا نبی والا  
ہوں کے تحت آنحضرت کا قول کیف تھلك امة  
کیسے ہلاک ہوگی وہ امت کہ میں اس کے اول میں  
ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر میں ہیں اور ہمدی میری  
اہل بیت سے اس کے درمیان ہے اسی طرح تفسیر  
در میں ہے اور منعی میں ہے ایک روایت میں کہا  
نے کیسے ہلاک ہوگی وہ امت کہ میں اس کے اول میں  
ہوں اور ہمدی اس کے درمیان ہے اور سب اس کے  
آخر میں ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کجرو گروہ  
ہیں نہ وہ مجھے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں اسی طرح  
مشکوٰۃ میں ہے اور لایا ہے سن میں ابو داؤد کے کیسے  
ہلاک ہوگی وہ امت کہ میں اس کے پہلے حصہ میں ہوں  
اور عیسیٰ اس کے آخر حصہ میں ہے اور ہمدی میری

واورد نعیم بن حماد فی الكتاب الفتن  
له وروایة اخوی عن ارطاة قال  
بلغنی ان المهدی یبعث اربعین عاما  
ثم یموت علی فراشه ثم ینخرج رجل من قحطان  
منقوب الاذنین علی سیرة المهدی بقائه  
عشرین سنة ثم یموت فتبلیح  
بالسلاح الخ۔

الفصل الثالث فی بیان الاتفاق بین  
و عیسیٰ۔ وورد فی تفسیر المدارک تحت قولہ  
تعالیٰ اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک و  
رافعک الی الایة قولہ علیہ السلام کیف تھلك  
امة انا فی اولھا و عیسیٰ فی آخرھا و المهدی  
من اهل بیتی فی وسطھا کذا  
فی تفسیر الدرر و فی المعنی فی  
روایة قال علیہ السلام کیف  
تھلك امة انا فی اولھا و المهدی  
وسطھا و المبیج آخرھا و لکن  
بینھا فیج اعوج لیسوا منی و لا  
انا منهم کذا فی مشکوٰۃ و  
اورد فی سنن ابی داؤد  
قال علیہ السلام کیف تھلك  
امة انا فی اولھا و عیسیٰ فی  
آخرھا و المهدی من

اہل بیت سے اسکے درمیان ہے اور ہمدی و عیسیٰ کے درمیان فوج اعوج ہے یعنی زمانہ طویل ہو گا اور اس زمانہ میں کج روگروہ ہوں گے اسی طرح طیبی میں ہے اور شرح صحیح مسلم میں ہے جس کا نام مدارالفضلا ہے فرمایا نجانے کہ اتریں گے عیسیٰ علیہ السلام ہو کر میری امت پر اور نیز آیا ہے قول میں آپ کے اس میں اللہ کا خلیفہ ہمدی ہے اور مسلم سے ابوہریرہ کی روایت سے کہا فرمایا رسول اللہ نے جب موت کئے جائیں دو خلیفے تو قتل کروان دونوں میں سے ایک کو اس حال میں کہ اون دونوں کی امت پر اتفاق ہو اور کہا ہے عقیدہ خلیفہ میں قائم کرنا وہ اماموں کا ایک زمانہ میں جائز نہیں ہے اس سے بعض لوگ غصہ کو اختلاف ہے۔ تصریح کی ہے امام سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد میں وہ یہ کہ جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ اقتدا کریں گے ہمدی کی یا ہمدی اقتدا کریں گے عیسیٰ کی ایک ایسی چیز ہے کہ اسکے لئے کوئی سند نہیں ہے پس نہ چاہئے کہ بھر دوسرے کہا جائے اس پر اتھی اور کہا شیخ نجیب الدین غفاری نے اپنی کتاب موسوم بہ مدارالفضلا میں کہ رجوع کیا اقتدا زانی

اہل بیعتی وسطھا و بینھما فیج اعوج  
 اخی زمان طویل کذا فی  
 الطیبی و فی شرح صحیح  
 مسلم المسمی بمدار الفضلا  
 قال النبی صلعم ینزل عیسیٰ خلیفۃ  
 علی امتی ایضا و سرد فی قولہ  
 ان فید خلیفۃ اللہ المہدی ومن  
 المسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ  
 اندہ قال قال رسول اللہ صلعم اذ ابویح  
 الخلیفتان فاقتلوا الاخر منھما و علی  
 امامتھما اتفاق وقد قال فی عقیدۃ  
 الحافظیۃ نصب الامامین فی عصر  
 واحد لا یجوز خلافا لبعض المومنین  
 وقد صرح الامام سعد الدین  
 التفتازانی فی شرح المقاصد  
 قولہ فما یقال ان عیسیٰ یقتدی بالہمدی  
 او بالعکس شی لا مستند لہ فلا ینبغی  
 ان یعول علیہ انتھلی وقال النبی نجیب الدین  
 الموعظ الدہلوی فی کتابہ الموسوم بمدار الفضلا

سہ چنانچہ حضرت میانید حسینؑ فرمایا ہے کہ بینہما فیج اعوج و میال اکں ہر دو  
 یعنی ہمدی و عیسیٰ زمانہ دراز باشد و واکں زمانہ گروہی کج رفتار باشند ملاحظہ ہر شرح سراج الابصار ملاحظہ  
 تحریر الدلائل مولفہ حضرت علامہ تھانی نجیب (۷)

نے اپنے قول سے کہا تھا شرح عقاید میں اور وہ قول اس کا ہے جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ اقدس اگر میں گئے ہدیٰ کی یا پھر ایک ایسی چیز ہے کہ نہیں ہے نہ اگلے نے پس نچا ہے کہ پھر وہ گیا جائے اس پر پس قول ائمہ کا فمائیقال دیکھا ہر کر رہا ہے کہ پر ہیز کیا جائے اس سے جو اس نے کہا شرح عقاید میں کہ ہدیٰ نماز پڑھنے کے عیسیٰ کے پیچھے (کیونکہ اس نے) پھر جمع کر لیا اپنے اس قول سے اور کہا فمائیقال اگر پھر وہ شرح کیا ہے ہدیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے حج ہونے کو کیونکہ اگر وہ حج ہوں گے تو ضرور ہوگی اقدس ان دونوں میں سے کسی ایک کی اور ان دونوں کا حج ہونا تو صحیح کیا جا چکا ہے (حدیث سے) پس اس سے معلوم ہوا کہ جو اتحاد ہے عیسیٰ اور ہدیٰ علیہما السلام کے حج ہونے اور ان دونوں میں سے ایک دوسرے کی اقدس کرتے ہیں واقع ہوئی ہیں ان کی استناد سلف کے پاس صحیح نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں کے کشید کے گھڑے ہوئے ہیں۔

چوتھی فصل ان حدیثوں اور روایتوں کے بیان میں جو امام کی نعت اور آپ کے احوال کی معرفت اور آپ پر ایمان لائیکے شرف اور آپ کے انکار کے تکفیر کے بیان میں ہے۔ کہا ابو اسحاق نے فرمایا میں نے جب دیکھا اپنے پیٹے حنن کو پس فرمایا تحقیق یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ نام رکھا اس کا رسول نے اور قریب میں دکھنے گا اللہ اس کی صلب سے ایک مرد کو

رجع القضا ترانی عما قال فی شرح العقاید وهو قوله فمائیقال ان عیسیٰ یقتدی بالمہدیٰ او بالعکس شیء لا مستند له فلا ینبغی ان یعول علیہ قوله فمائیقال یختر من عما قال فی شرح العقاید ان المہدیٰ یصلی خلف عیسیٰ ثم رجع عن ذلك و قال فمائیقال ثم ہو ینبع بهذا القول الجمع بین المہدیٰ و عیسیٰ علیہما السلام لانه لو کان مجتمعین فلا یلاقتداء من احد الطرفين فقد منع الجمع بینہما فعلم بذلك ان الاحادیث الواقعة فی الجمع بین عیسیٰ و المہدیٰ علیہما السلام و الاقتداء یا حدھا الآخر لم یصح استنادھا عند السلف بل اکثرھا من موضوعات الشیعة

الفصل الرابع فی بیان الاحادیث والروایات التي فی نعت الامام علیہ السلام ومعرفۃ احواله و شرف ایمانه و تکفیر انکاره۔ قال ابو اسحاق قال علی او نظر الی ابنا الحسن قال ان ابنی هذا سید كما سماه رسول الله صلعم و یخرج الله من صلبه رجلا

جس کا نام تمھارے نبی کے نام کے موافق ہو گا  
مشابہ ہو گا وہ خلق میں اور نہیں مشابہ ہو گا پیدائش  
میں بھر لگا زمین کو عدل و انصاف سے سند سے  
بیان کیا اس کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں  
اور امام ابو عینی ترمذی نے اپنی جامع میں اور  
امام ابو عبد الرحمن نسیا پوری نے اپنی سنن میں اور  
روایت کی گئی ہے ابو سعید مولیٰ ابن جابر  
کی روایت سے کہنا میں نے ابن عباسؓ فرماتے  
تھے فرمایا رسول اللہؐ نے بیٹک میں امید رکھنا  
ہوں اس بات کی کہ نہیں جائیں گے دنہیں ختم  
ہوں گے ہون اور رات یہاں تک کہ بیچھے گا اللہ ہم  
میں سے اہل بیت کو اس حال میں کہ وہ لڑکا  
نوجوان کم سن ہو گا زمانہ کے فتنے اس کو نہیں  
دھچکا پھینکے اور نہ زمانہ کے فتنوں کا لیا س پہننے  
گا اس امت کے امر کو قائم کر لگا جیسا کہ ابتدا  
کی گئی ہے اس امر کی ہمسے میں امید رکھنا ہوں  
کہ اللہ ختم کر لگا اس امر کو ہم ہی سے سند سے بیان کیا اس کو  
حافظ ابو بکر بیہقی نے بعث و نشور کے بیان میں  
اور روایت کی گئی ہے جابر ابن عبد اللہؓ کی  
روایت سے کہا داخل ہوا ایک آدمی ابو جعفر محمد بن  
علی کے پاس پس کہا آپ سے لیجئے مجھے اس  
پانچ سو درم کو پس بیٹک وہ میرے مال کی زکوٰۃ  
ہے پس فرمایا اُس کو ابو جعفر نے تو خود اس کو

بسمی باسم نبیکم یشبہ فی الخلق  
ولا یشبہ فی الخلق بلا الا رض  
قسطا وعدلا اخر جہ الامام  
ابو داؤد فی سننہ و الامام ابو  
عیسیٰ الترمذی فی جامعہ  
والامام ابو عبد الرحمن النسیا پوری فی  
سننہ و مروی عن ابو سعید مولیٰ  
ابن عباس قال سمعت ابن عباس  
يقول قال رسول اللہ صلعم انی لارجو  
ان لا تذهب الایام واللیالی حتی  
یبعث اللہ منا اهل البیت فلا ما  
شا با حدنا لمر تلیمہ الفتن ولم  
یلبسہا یقیم امر ہذا الامت  
کما فتح ہذا الامر بنا اس جوات  
لجنتہ اللہ بنا اخر جہ الحافظ  
ابو بکون البیہقی فی البعث  
والنشور - و مروی عن جابر  
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
قال دخل رجل علی ابی جعفر  
محمد بن علی رضی اللہ عنہ فقال  
لہ اقبض منی ہذا الخسماتہ  
درہم فالتھارتہ کوۃ مالی فقال  
لہ ابو جعفر خذھا انت

فضعهما في جبرانك من اهل  
 الاسلام والمسكين من اخوانك  
 المسلمين ثم اذا اقام مهادنا اهل  
 البيت قسم بالسوية وعدل في الزعم  
 فمن اطاع فقد اطاع الله ومن  
 عصاه فقد عصى الله اخرج  
 الامام ابو عبد الله نعيم بن حجاج  
 في كتاب الفتن سروي عن جابر  
 قال ساربت رسول الله صلعم في  
 حجة يوم عرفة وهو على ناقه  
 القصبى يخطب فسمعتة يقول يا  
 ايها الناس انى تركت فيكم ما  
 ان تمسكتم بدين تفضلوا بعدى  
 كتاب الله وعترتى اهل بيتي  
 وعن سريد بن اسلم قال  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 انى ناسك فيكم ما ان تمسكتم  
 بدين تفضلوا بعدى احدثها  
 اعظم من الاخر كتاب الله  
 حبل محمد ودين السماء الى  
 الارض وعترتى اهل بيتي  
 ولن يتفرقا ابدا حتى يردا  
 على الحوض فانظروا كيف

ليلى اور ان کو صرف کر اپنے اہل اسلام پر کیوں  
 مسکینوں اور اپنے مسلمان بھائیوں میں پھر جب قائم  
 ہو گا ہمارا ہمدی اہل بیت کو تقسیم کر لگا سو بیت  
 کیساتھ اور عدل کر لگا رعیت میں پس جس نے اس کی  
 اطاعت کی اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اس کی  
 نافرمانی کی پس اس نے اللہ کی نافرمانی کی مسند  
 بیان کیا اس کو امام ابو عبد اللہ نعیم بن حجاج نے کتاب  
 الفتن میں۔ روایت کی گئی ہے جابر سے کہا دیکھا  
 میں نے رسول اللہ کو ایک حج میں عرفہ کے دن اور  
 آپ اپنی ناقہ قصویٰ پر خطبہ پڑھتے تھے پس میں نے  
 اس خطبہ کو سنا قرآن سے تھے اسے لوگوں نے چھوڑ  
 ہے تم میں وہ چیز اگر تم اس کو بکڑے رہو دامحکم  
 پیروی کرو) تو ہرگز گمراہ نہ ہوں گے میرے بعد وہ  
 چیز اللہ کی کتاب اور میری عترت اہل بیت ہے۔  
 زید ابن اسلم سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے  
 بیشک میں چھوڑنے والا ہوں تم میں ایسی چیز اگر  
 تم اس سے دلیل لو گے اپنی ہر فعل و اعتقاد پر تو  
 ہرگز گمراہ نہ ہوں گے میرے بعد ان دونوں میں سے  
 ایک زیادہ بڑی ہے دوسری سے کتاب اللہ پیچلی  
 ہوئی رسی ہے آسمان سے زمین تک اور دوسری  
 میرا فرزند (ہمدی) میرا اہل بیت ہے اور یہ دونوں  
 (قرآن اور ہمدی) ہمیشہ ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک  
 کہ آئینے حوض کوثر پر پس غور کرو کہ تم ان دونوں میں

کیوں کہ خلیفہ ہوتے ہو (یعنی میرے بعد تم نہیں  
 کس طرح مانتے ہو اچھی طرح یا بری طرح) اور  
 مسلم سے زید ابن ارقم کی روایت سے کہا  
 فرمایا رسول اللہ نے لیکن بعد حمد و صلوات کے  
 اسے لوگوں کا گاہ ہوسوائے اس کے نہیں کہ میں بشر  
 ہوں تمہارے مانند قریب ہے کہ آئیگا میرے  
 پاس میرے رب کا رسول (ملک الموت) میں  
 اس کی دعوت کو قبول کروں گا اور میں تم میں  
 دو نفسیں اور اچھی چیزوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں  
 ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے  
 جس میں ہدایت اور نور ہے پس لے لو تم اللہ کی  
 کتاب کو اور پکڑے رہو اس کو اور میری اہل بیت  
 میں تمہیں اپنی اہلیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں میں تمہیں  
 اپنی اہلیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں اور روایت کی گئی  
 ہے علی سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ ہمدی مہیے ہوگا  
 یا مہیے غیر سے تو زید یا رسول اللہ نے ہمدی ہمارے غیر سے  
 نہ ہوگا بلکہ مہیے ہوگا ختم کر لیا اللہ اس سے دین کو  
 جیسا کہ ابتدا میں اس کی ہم سے لینے ظاہر کرے گا  
 اس کو پورا ظاہر کرنا اس کے زمانہ میں اپنی بیگناہی  
 اس کے اصحاب کو مغربوں اور صدیقیوں کے  
 درجوں میں پس وہ لوگ مشاہدہ والے معائنہ  
 والے اور مکالمہ والے ہوں گے لیکن نہیں  
 پہچانیگا ان کو کوئی سوائے اللہ اور اس کے

تختلفونی فیہما۔ ومن المسلم عن  
 زید بن اسرتم قال قال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اما بعد الا ایھا الناس انما  
 انا بشر مثلکم یوشک ان یاتنی  
 رسول ربی فاحیبب وانا ناسرک  
 فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ  
 فیہ الہدای والنور  
 فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا  
 بہ و اہل بیتی اذکرکم  
 اللہ فی اہل بیتی اذکرکم  
 اللہ فی اہل بیتی و

سروی عن علی رضی اللہ عنہ  
 قال قلت یا رسول اللہ صلعم  
 انما الہدای ام من غیرنا  
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بل منا یختم اللہ بہ الدین كما  
 فتحہ بنا ای اظہرہ باتم  
 الظہور فی زمانہ واصل  
 اصحابہ فی مناسل المقربین  
 والصدیقین فہم اہل المشاہدۃ  
 والمعاینۃ والمکالمۃ و  
 لکن لا یعرفہم الا اللہ و

اولیاء کے جیسا کہ فرمایا اللہ نے میرے اولیاء، میری قبا کے نیچے ہیں ان کو میرا غیر نہیں پہچانے گا سند سے بیان کیا اس حدیث کو حافظوں کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں جن میں سے ابو القاسم طبرانی اور ابو نعیم اصفہانی اور عبد الرحمن بن حاتم اور ابو عبد اللہ نعیم بن حماد وغیرہ ہیں اور فرمایا تھے ظاہر ہوگی آخری زمانہ میں ایک قوم میں اس سے ہوں اور وہ مجھے ہے اور بیشک ان کے عام کو خدا کے دوست ہیں کہا ایک ماہر نے یہ یا رسول اللہ ان کی علامت کیا ہے تو فرمایا ہاں نے وہ ایسے لوگ ہوں گے جن میں علم ظاہری کی کثرت ہوگی اور ان کے پاس بہت سی کتابیں نہیں ہوں گی اور وہ پکھیں گے قرآن کو یا وجود اپنے کبرنی کے اور ایمان کی شیرینی کے زبور کی تعلیم پائیں گے اور سنت ثابت رہے گی ان کے دلوں میں اپنے پیار کی طرح مجھے گا اللہ ان کو جو شہرہ کی کے ساتھ اور راضی رکھیگا ان کو اس حالت میں جس میں کہ وہ ہیں اور شکر کریگا ان کا، نبی کے زمرہ میں اور رزق دیگا بندوں کو ان کے ظہیل سے اور انھار دیگا بلا کو ان کی برکت سے یہ ذکر کیا گیا ہے متعلق النبی اور سراج السائرین میں۔ اور کہا منظر شرح مصنف میں مینا لوگ حضرت کی رغبت رکھنے والے دنیا کو چھوڑ نیوے ہیں ہر روز ایک من کی قوت پر قوت

اولیاءہ كما قال الله تعالى اولیائی  
تحت قبائی لا یعرفہم خیری اخوج  
هذا الحدیث جماعت من الحفاظ  
فی کتبہم منهم ابو القاسم  
الطبرانی وابو نعیم الاصفہانی و  
عبد الرحمن بن حاتم وابو عبد اللہ  
نعیم بن حماد وغیرہم وقال علیہ السلام  
یخرج فی اخر الزمان قوم اتا منہم  
وہم متی وان عامتہم اولیاء اللہ  
قال رجل یا رسول اللہ ما علامتہم  
قال علیہ السلام ہم قوم لیسوا بکثرة  
العلم ولبس عندہم من کتاب کثیر  
یتعلمون القرآن علی کبر سنہم ویتعلمون  
بالحلیۃ من حلاوة الایمان  
والسند تثبت فی قلوبہم من الجبال  
الرواسی بیعتہم اللہ بالبشری  
ویرضیہم بما ہم فیہ ویحشرہم  
فی امر مودة الانبیاء ویسرق العباد <sup>سبح</sup>  
ویرفع البلاء بہم ذکر فی  
مفتاح النجات و سراج السائرین  
و قال فی مظہر شرح  
المصابیح بصراء اعین فی الاخرة  
تأرکین للدنیا ویقنخون بقوت



کرتے ہیں اور کبھی مال کو جمع کر کے نہیں رکھتے ہیں  
 متوکلیں کی ایک جماعت اسی صفت کی پائی گئی  
 ہے لیکن محمدی کے زمانہ کے سوا دوسرے زمانوں  
 میں اس صفت سے عام لوگ موصوف نہیں ہوتے  
 اور تفسیر میں پوری میں اللہ تعالیٰ کے قول خوف  
 باقی اللہ یقوم دس قریب میں لائیکا اللہ ایک  
 قوم کو کہتے ذکر کیا گیا ہے کہ اس قوم سے  
 شاید ہمدی کی قوم مراد ہے۔ اور عوارف میں ذکر  
 کیا گیا ہے نہیں ہے کوئی آیت مگر اس کے لئے  
 ایک قوم ہے جو قریب میں اس آیت کا معنی  
 جائیگے۔ کہا صاحب زوارف شارج عوارف  
 مولانا علی پیر نے پس اس سے سمجھا جاتا ہے  
 کہ بعض معانی صحابہؓ کے دل میں نہیں گذرے  
 اور گذریں گے وہ بعض شد بخین خصوصاً اصحاب  
 ہمدی علیہ السلام کے دلوں میں۔ اور روایت  
 کی گئی ہے کعب احبار سے کہ انھوں نے کہا  
 بیشک میں البتہ پاتا ہوں ہمدی کو لکھا ہوا  
 انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں نہیں ہے اس کے  
 حکم میں ظلم اور نہ عیب سند سے بیان کیا اس کو  
 امام ابو عمر و مقری نے اپنی سنن میں اور حافظ  
 ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نے۔ اور سالم امثل ہے  
 مروی ہے کہ ان میں نے ابو جعفر محمد بن علی  
 سے فرماتے تھے ویکھا موسیٰ نے اپنے پہلے سفر

یوم فیوم ولا یدخون المال فی کل  
 زمان قد وجد جماعة من المتوکلیین  
 بهذه الصفة وکن عامة الناس  
 لم یکنوا بهذه الصفة الا فی زمان  
 المهدی و ذکر فی تفسیر النیابوسری  
 تحت قوله تعالیٰ فسوف یاتی اللہ بقوم  
 لعل المراد منه قوم المهدی و ذکر  
 فی العوارف ما من آية الا اولها  
 قوم سبعلون بما۔ قال صاحب  
 الزوارف شرح العوارف  
 مولانا علی بیرو فیقہم من ذلك  
 ان بعض المعانی لم یخطر  
 ببال الصحابة رضی اللہ عنہم  
 و سبخطر فی قلوب بعض المشائخ  
 سیما من اصحاب المهدی و مروی  
 عن کعب الاحبار انه قال  
 انی لاجد المهدی مکتوباً فی  
 اسفار الانبیاء علیہم السلام  
 ما فی حکم ظلم ولا عیب اخرجہ الامام  
 ابو عمر و المقری فی سننه و الحافظ  
 ابو عبد اللہ نعیم بن حماد عن سالم  
 الامثل قال سمعت ابا جعفر محمد بن  
 علی یقول نظر موسیٰ فی السفر الاول

میں (پہلی کتاب میں) اس چیز کو جو دینے جا رہے  
 ہیں قائم آل محمد (ہمدی) ہیں کہا اے اللہ توبہ  
 مجھے ظلم آل محمد پس آپ سے کہا گیا کہ وہ تو احمد کی  
 اولاد سے ہو گا پس دیکھا آپ نے سفر ثانی میں کیا  
 پایا اس میں مثل اسی کے پس کہا مثل اسی کے پھر  
 نظر کیا سفر ثالث میں پس دیکھا مثل اسی کے پس  
 کہا مثل اسی کے پس کہا گیا آپ سے مثل اسی کے یہ  
 روایت عقد الدرر کے تیسرے باب سے نقل کی گئی ہے  
 اور علی ابن ہزلی کی روایت سے اور وہ اپنے باب  
 کی روایت سے کہا داخل ہوا میں رسول اللہ کے  
 پاس اور آپ اس حالت میں تھے جس حالت میں  
 کہ آپ کی بوع مبارک قبض کی گئی پس کیا دیکھتا ہوں کہ  
 بی بی فاطمہ آپ کے سر ہانے میں اور حدیث  
 طویل ہے اس حدیث کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے  
 اے فاطمہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بھیجا  
 حق کے ساتھ کہ اس امت کا ہمدی اسی سے ہے  
 (فاطمہ سے ہے) جبکہ ہو جائے گی دنیا غالب غول اور  
 فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور راستے کٹ جائیں گے  
 ایک دوسرے پر لوٹ مار کریں گے نہ بڑا چھوٹے  
 رحم کریگا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کریگا پس جیسے  
 ایسے وقت میں اللہ اس امت میں سے اس شخص  
 کو جو فتح کریگا گمراہی کے ظلموں کو اور بندوں کو  
 قائم کریگا دین کو آخر زمانہ میں جیسا کہ قائم کیا جیسا

الی ما یعطی قایم آل محمد  
 فقال اللهم اجعلنی قائم آل  
 محمد فقیل له ان ذالك من  
 ذریة احمد فنظر فی السفر  
 الثانی فوجد فیہ مثل ذالك  
 فقال مثل ذالك فقیل له مثل  
 ذالك ثم نظر فی السفر الثالث فراهی  
 مثله فقال مثله فقیل له مثل ذالك منقول  
 من الباب الثالث من عقد الدرر  
 وعن علی بن الطمر بلی عن ابیہ قال  
 دخلت علی سر رسول اللہ صلعم وهو فی  
 الحالة التي قبض فیہا فاذا فاطمة  
 عند سر اسہ والحديث طویل ذکر فی  
 اخوة یا فاطمة والذي بعثنی بالحق  
 ان منها محمدي هذه الامة اذا  
 صارت الدنيا هر جا و هر جا و تظا هر  
 الغنن وانقطعت السبل واغار بعضهم  
 بعضا فلا کبیر برحم صغیر او لا صغیر  
 یوقر کبیرا فبیعت اللہ  
 عند ذالك منها من یفتح  
 حصون الضلالة وقلوبا غلغا  
 یقوم بالدين فی اخر  
 الزمان كما تمت به فی

اول الزمان اخر جرد الحافظ  
 ابو نعیم الاصفہانی۔ وروای عن  
 کعب الاحبار قال المہدی خاشع  
 للہ خشوع النسر جناحہ سر والا  
 الامام ابو محمد النحسین فی کتابہ  
 المصابیح واخرجه الامام ابو  
 عبد اللہ نعیم بن حماد۔  
 وروای عن الحارث بن المغیرة  
 البصری قال قلت لابن عبد اللہ  
 الحسن بن علیؑ یا شیء یعرف  
 الامام المہدی قال بالسکبۃ  
 والوقار فعلت ویا شیء قال  
 بمعرفة الحلال والحرام بحاجۃ  
 الناس الیہ ولا یحتاج الی احد  
 وروای عن عبد اللہ الحسین بن علیؑ  
 انه قال لو قام المہدی لانکرہ الناس

اس کو اول زمانہ میں سند سے بیان کیا اس کو  
 حافظ ابو نعیم اصفہانی نے۔ اور روایت کی گئی ہے  
 کعب احبار سے کہا کہ ہمدی مراقبہ کر نیو والا ہے  
 خاص خدا کے لئے مانند سر جو کائے اپنے گد کے  
 اپنے دونوں پروں میں۔ روایت کیا اس کی  
 امام ابو محمد میں نے اپنی کتاب مصابیح میں اور  
 سند سے بیان کیا اس کو امام ابو عبد اللہ نعیم بن حماد  
 اور روایت کی گئی ہے حارث ابن مغیرہ بصری  
 کی روایت سے کہا میں نے ابو عبد اللہ حسن  
 ابن علیؑ سے کہا کس چیز سے پہچانا جائیگا امام  
 ہمدی تو فرمایا سکون اور وقار سے آپس میں  
 نے کہا اور کس چیز سے تو کہا حلال و حرام  
 کی معرفت سے اور محتاج الیہ ہونے سے لوگوں  
 کے اور نہیں محتاج ہو گا وہ کسی کا۔ اور روایت  
 کی گئی ہے عبد اللہ حسین ابن علیؑ سے آپ نے  
 فرمایا اگر قائم ہو گا ہمدی تو لوگ اس سے انکار

سے حضرت یونس بن سعید حین عالم شارح سراج الالبصار نے اس روایت کا فارسی ترجمہ یہ فرمایا ہے۔ گفت کہ ہمدی مراقبہ  
 کند است مرقدانی را مانند مراقبہ کہ دن گرگس در ہر دوہ بال خود بیسے چنانچہ گرگس و الم سر خود را در ہر دوہ پر خویش انداختہ  
 می نشیند چنان ہمدی سر خود در گریبان انداختہ براسے ذکر خدا بشنید و بہ نشاندہ ملاحظہ ہو شرح سراج الالبصار  
 ترجمہ۔ کہا کہ ہمدی مراقبہ کرنے والا ہے خاص خدا کے لئے مانند سر جو کائے اپنے گد کے دونوں پروں  
 میں اپنے جس طرح کہ گد ہمیشہ اپنے سر کو اپنے دونوں پروں میں ڈالا ہوتا ہے اسی طرح ہمدی بھی اپنا سر  
 گریبان میں ڈالا ہوا خدا کے ذکر کے لئے بیٹھا ہے اور بٹھا ہے۔

لانہدی رجح الیہم ثنا با موقعا بالخیبر  
 فان من اعظم البلیة ان  
 یخرج الیہم شایا وہم یحبونہ  
 شیخا کبیرا۔ و ذکر فی مظہر  
 شرح المصابیح قال المہدی  
 رجل عزیز لا یعرفہ الا العارفون  
 وقال ابن سیرین فی تعریف  
 المہدی علیہ السلام ہوا فضل  
 علی بعض الانبیاء و یعد الی النبی  
 اخرجہ الحافظ ابو عبد اللہ نعیم بن  
 حماد فی کتاب الفتن۔ و ساری عن  
 حذیفۃ قال علیہ السلام لو لم یبق  
 من الدنیا الا یوم واحد لبعث اللہ  
 فیہ رجلا من اہل بیتی اسمہ  
 اسمی و خلفہ خلقی اخرجہ نعیم بن حماد  
 و ساری عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلعم  
 قال لا تذهب الدنیا حتی یشی امتی

کریں گے کیونکہ وہ رجوع ہو گا ان کی طرف اس حال  
 میں کہ جو ان سے توفیق دیا ہو اسے خبر کی کیونکہ بڑی  
 بلا یہ ہے کہ وہ تکلیفگان کی طرف اس حال میں کہ  
 جو ان سے اور بھگتے وہ اس کو بہت بوڑھا اور ذکا  
 کیا گیا ہے مظہر شرح مصابیح میں کہا ہے مہدی  
 مرد عزیز ہے نہیں پہچانے گئے اس کو مگر عارفین اور  
 کہا ابن سیرین نے مہدی کی تعریف میں وہ فضل  
 ہو گا بعض انبیاء سے اور مساد می ہو گا ہمارے  
 نبی کے سند سے بیان کیا اس کو حافظ ابو عبد اللہ  
 نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں۔ اور روایت  
 کی گئی ہے حذیفہ کی روایت سے فرمایا ہے اگر نہ  
 باقی رہے دنیا سے مگر ایک دن تو اللہ مبعوث  
 کرے گا اللہ اس میں ایک مرد کو میری اول بیت سے  
 اس کا نام میرا نام ہے اور اس کا خلق میرا خلق ہے  
 سند سے بیان کیا اس کو نعیم بن حماد نے اور روایت  
 کی گئی ہے عبد اللہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں  
 ختم ہوگی دنیا یہاں تک کہ والی ہو گا میری امت

سہ ابو منصور عبد الملک بن محمد الشیبی نے جن کی وفات ۳۳۰ھ میں ہوئی ہے اپنی کتاب فقہ اللغمت  
 و سر العسریہ میں لکھا ہے جب تک آدمی تیس اور چالیس برس کے درمیان رہتا ہے اس کو  
 شاب کہتے ہیں اور چالیس کے بعد ساڑھے پورے ہوتے تک اس کو کھل کہتے ہیں۔ اور حضرت  
 مہدی نے چالیس سال کی عمر شریفین میں دعوت شروع فرمائی تھی۔ یعنی باعتبار عقل و فراست و  
 علم و دانش و پیش مہدی کو بہت بوڑھا سمجھیں گے۔

کا ایک مرد میری اہل بیت سے موافق ہوگا  
اس کا نام میرے نام سے اور دوسری روایت  
میں ہے اگر نہ باقی نہ رہے دنیا سے مگر ایک دن  
النبیۃ دراز کریگا اللہ اس دن کو یہاں تک کہ  
مبعوث کریگا اللہ اس میں ایک مرد کو میری اہل  
بیت سے موافق ہوگا اس کا نام میرے نام سے اور  
اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہے اور  
اس کی کنیت میری کنیت ہے بھر یگا وہ زمین کو  
عدل اور انصاف سے جیسا کہ بھری گئی جو وہ ظلم  
اور روایت کی گئی ہے طاؤس سے کہا ہندی  
کی علامت یہ ہے کہ وہ حکام کے مقابلہ میں سخت  
ہوگا اور مسکینوں پر پھر بان ہوگا۔ اور روایت  
کی گئی ہے عبد اللہ ابن عطل سے کہا میں نے ابو  
جعفر محمد بن علی سے پوچھا اور میں نے کہا کہ جب  
ہندی ظاہر ہوگا تو کس سیرت پر ہوگا تو فرمایا  
اپنے ما قبل کی چیزوں کو گرا دیگا جیسا کہ کئے تھے  
رسول اللہ اور اسلام کو از سر نو تازہ کریگا  
اسی طرح عقدا لدر میں ہے یعنی بدعتوں کو گرا  
دیگا اور مجتہدیں عملیات و اعتقادات میں جو  
کچھ خطا کئے ہوں گے ان کو بھی گرا دیگا۔ اور  
روایت کی گئی ہے علی ابن ابی طالب کی روایت  
سے قصہ میں ہندی کے فرمایا اور نہیں پھریگا  
کسی بدعت کو مگر زائل کریگا اس کو اور نہ پھریگا

سراج من اهل بيتي يواطى اسمه  
اسمى وفى رواية اخرى لولم  
يقم من الدنيا الا يوم واحد  
لطول الله ذلك اليوم حتى يبعث  
الله فيه رجلا من اهل بيتي  
يواطى اسمه اسمي واسم ابى  
اسم ابى وكنيته كنيته يسلا  
الارض قسطا وعدلا كما ملئت  
جورا وظلما۔ وروى عن طاؤس  
قال علامة المهدي ان يكون  
شديدا على العمال ورحيما  
بالمساكين۔ وروى عن عبد الله  
بن عطاء قال سألت ابا جعفر محمد بن  
على فقلت اذا خرج المهدي  
بأى سيرة يسير قال يهدم ما قبله  
كما صنع رسول الله صلعم ويبسنا نف  
الاسلام جديد الكذافي عقدا  
الدر سر امي يهدم البدع وما  
اخطا المجتهدون فيه من العمليات  
والاعتقادات۔ وروى عن  
علي ابن ابى طالب رضی اللہ عنہ  
فی قصة المهدي قال ولا  
يترك بدعة الا انزلها

کسی نہت کو مگر قائم کریگا اس کو اسی طرح عقدا لدرہ  
 میں ہے اور ذکر کیا گیا ہے فتوحات کی میں فرمایا  
 نے ہمدی مجھے ہے روشن پیشانی والا اونچی ٹانگ  
 والا پیوستہ ابرو والا بیشک وہ میرے نقش قدم  
 پر چلیگا خطا نہیں کریگا۔ نیز کہا اسی میں فتوحات  
 کی میں اور جب حکم کریگا ہمدی ان کے عمل کے  
 خلاف تو وہ لوگ سمجھیں گے کہ وہ گمراہ ہے اس  
 حکم میں کیونکہ وہ لوگ اعتقاد کریں گے کہ اجتہاد  
 کا زمانہ ختم ہو گیا ہے اور یہ ان کے ناموں کے  
 بعد کوئی ایسا نہیں پایا جائیگا کہ اس کے لئے اجتہاد  
 کا درجہ ہو اور اگر یہ بات ہوتی کہ اللہ کی تلوار  
 اس کے ہاتھ میں نہوتی تو فقہا اس کے قتل کا فتویٰ  
 دیتے اگر ہمدی صاحب مال یا صاحب سلطنت  
 ہوتا تو فقہا مال کے حرص اور اسکی سلطنت کے  
 خوف سے اس کے مطیع ہو جاتے۔ اور تفسیر مدارک  
 میں کہا ہے تحت قول اللہ تعالیٰ کے وجعلنا  
 بعضکم لبعض فتنۃ۔ اور ہم نے بنایا بعض کو  
 تم میں سے بعض کے لئے فتنہ یعنی اسے محمد بنایا تم  
 نے مجھ کو فتنہ اونکے لئے کیونکہ اگر تیرے پاس  
 باغات اور خزانے ہوتے تو انکی اطاعت تیرے  
 لئے دنیا کی خاطر ہوتی اور دنیا سے ملنے کے لئے  
 ہوتی اور ہم نے تجھ کو فقیر بنا کر اس لئے بھیجا تاکہ جو  
 شخص تیری اطاعت کرے تو اس کی اطاعت

ولا سنة الا اقا مما كذا في عقد  
 الدرہ۔ و ذکر فی فتوحات الملکی  
 قال علیہ السلام الحمدی منی اجلی  
 الجہمة اخی الالف مقرون  
 الحاجبین انه یقفوا اثری و لا  
 یخطی۔ ایضا قال فیہ و اذا حکم بغير  
 مذہبہم یعتقدون اند علی الضلالة  
 فی ذلک الحکم لانہم یعتقدون  
 ان زمان الاجتہاد قد انقطع  
 وان لا یوجد بعد ائمہم احد له  
 درجۃ الاجتہاد ولو لا ان السیف  
 بیدہ لا فقی الفقہاء یقتلہ وان  
 کان ذاملا او سلطان لا نقاد  
 الفقہاء الید طمعانی مالہ و خوفنا  
 من سلطانہ۔ وقال فی تفسیر  
 المدراک تحت قولہ تعالیٰ وجعلنا  
 بعضکم لبعض فتنۃ ای جعلناک  
 فتنۃ لهم لانک لو کنت  
 صاحب الجنان و الکونین لکان  
 طاعتہم لک للذنیبا  
 او لمن و حجة بالذنیبا  
 و انما بعثناک فقیر الیکون  
 طاعة من یطیعک

خالص ہمارے لئے ہو۔ اور قرطبی نے کہا ہے اور اخبار متواتر آئی ہیں اور پھیل گئی ہیں کثرت روایات کی وجہ سے نبی کی روایت سے سختی میں ہمدی کے۔ اور فرمایا، نے جس نے ہمدی کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہو گیا یہ حدیث مذکورہ طبعات الفقہاء میں۔ اور فرمایا، نے جس نے انکار کیا ہمدی کے خروج کا تو وہ کافر ہو گیا اس چیز کا جو اتاری گئی محمد پر اور جس نے انکار کیا نزول عیسیٰ کا تو وہ کافر ہو گیا اور جس نے انکار کیا خروج و جال کا تو کافر ہو گیا یہ حدیثیں مذکور ہیں فصل الخطاب میں اور لایا ہے ابو بکر اسکاف نے فوائد اخبار میں جس نے جھٹلایا ہمدی کو کافر ہو گیا اور اسی طرح لایا ہے امام ابو القاسم سہیلی نے۔ اور تفسیر دہلی میں ہے تحت قول اللہ تعالیٰ کے ائمن کان علیٰ بینة من سر بہ الخ پس کیا جو اپنے رب کے مینہ پر ہے وہ نبی ہے پھر وہ ولی ہے جو اللہ سے حاصل کرتا ہے ہر اس بات کو جو اس کو مشکل نظر آتی ہے پس اس کو اللہ بزرگ و برتر بنا دیتا ہے وہ اللہ سے سنتا ہے پس وہ چلی نبی کے مینہ پر ہے اور کہا ابو محمد نصر آبادی نے تفسیر کاشف المعانی میں تحت قول اللہ تعالیٰ کے اور جب

خالصة لنا۔ وقال المقرطبی وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرة سواتقاعن النبی علیہ السلام فی حق المہدی۔ وقال علیہ السلام من انکر المہدی فقد کفر۔ هذا الحدیث مذکور فی طبقات الفقہاء۔ وقال علیہ السلام من انکر خروج المہدی فقد کفر بما انزل علی محمد علیہ السلام ومن انکر نزول عیسیٰ فقد کفر ومن انکر خروج الدجا فقد کفر هذه الاحادیث مذکورہ فی فصل الخطاب۔ واورد الامام ابو بکر الاسکاف فی فوائد الاخبار من کذاب بالمہدی فقد کفر و هكذا اورد الامام ابو القاسم السہیلی فی تفسیر الدہلی تحت قوله تعالیٰ ائمن کان علیٰ بینة من سر بہ الاية فقال الذی علی بینة من سر بہ فهو النبی ۴ ثم الولی الذی یستقر ائمن اللہ تعالیٰ ما یشکل علیہ فیحیبه سر بہ جل وعلا یشع منه فهو الذی علیٰ بینة من سر بہ۔ وقال ابو محمدان المنصر آبادی فی تفسیر کاشف المعانی تحت قوله تعالیٰ واذ

لیا اللہ نے نبیوں سے عہد کہ جو کچھ میں تم کو دوں کتاب  
 اور علم پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول جو تصدیق  
 کرتا ہو اس چیز کی جو تمہارے پاس ہو تو ضرور اس کی  
 مانو گے اور اس کی مدد کرو گے الخ قول اس کا  
 مصدق لما حکم سے مراد من الاقوال والافعال والا  
 حوال بحکم الکتاب ہے یعنی وہ رسول اپنے اقوال  
 اور افعال اور احوال میں حکم کتاب کے موافق ہے  
 اگرچہ کہ یہ آیت قرآن میں ہمارے نبی کی تصدیق کے  
 لئے نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم آپ سے پہلے  
 انبیاء سابقین پر جاری تھا چنانچہ ابو منصور نے  
 مصدق لما حکم کی تفسیر مصدق لجميع الانبیاء والمرسلین  
 کی ہے وہ رسول تمام انبیاء و مرسلین کی تصدیق کرنے  
 والا ہوتا ہے۔ پس کوئی نبی اور کوئی امت نہیں ہوتی  
 مگر اس کے موجب اور معتقنا وہ چیز جس کو وہ قہراً  
 کر دے اور وہ چیز جو اس کی چاہی ہوئی ہو کے  
 موافق عمل کرنے پر مامور ہوتی ہے اور جب ان کے  
 پاس کوئی مرد صالح اقوال و افعال و احوال انبیاء  
 گذشتہ و حالیہ کے موافق ہو کر آوے اور پھر نبوت  
 کا دعویٰ کرے تو ان پر اس کا قبول کرنا واجب  
 ہو جاتا ہے پھر امت سے جو شخص شک و شبہ  
 کر نبی والا ہوتا ہے تو مجتہدہ طلب کرتا ہے اور جو شخص  
 مجتہدہ دیکھنے سے پہلے ایمان لاتا ہے تو اس کا ایمان  
 قوی ترین ایمان ہوتا ہے مانند ایمان ابو بکر رضی

اخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم  
 من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول  
 مصدق لما معكم لتؤمنن به و  
 لتنصرنہ الآية قوله مصدق  
 لما معكم من الاقوال والافعال  
 والاحوال بحکم الکتاب اسی موافق له  
 باعماله واحواله واقواله هذه الآية  
 وان نزلت لتصدیق نبینا علیہ  
 الصلوة والسلام فی القرآن لکن  
 حکمها کان جاریاً فی الانبیاء  
 من قبلہ حبیب جعل الشیخ ابو  
 منصور الماتریدی رضی اللہ عنہ  
 مصدقاً لجميع الانبیاء والمرسلین  
 فما من نبی ولا امة الا کان  
 ماموراً بالوجوب و مقتضاه  
 وکان الامر فیہم اذا اتاهم  
 رجل صالح موافقاً فی الاقوال  
 والافعال والاحوال للانبیاء  
 الماضیة والحالیة ثم ادعی  
 النبوة وجب علیہم ان یقبلوه  
 ثم من کان من الامة شکاً مرئياً یطلب  
 المعجزة فمن اس قبل سر وية المعجزة کان  
 ابانہ اقوی الایمان کا ایمان ابی بکر رضی



اس لئے کہ اصل چیز امر نبوت کے قبول کرنے میں مدعی کے اخلاق ہیں و لیکن معجزہ کہ متعارف ہوتا ہے اس کا سحر یعنی معجزہ اور سحر دونوں خارق ہونے کی حیثیت سے مشابہت رکھتے ہیں لیکن واقع میں نہیں لہذا جو شخص اخلاق کو نہیں اتنا معجزے کو سحر سے منسوب کرتا ہے پس نہیں ایسا لانا ہمیشہ اور لیکن امت محمدیہ میں جب کوئی ولی موصوف ہو اخلاق انبیاء علیہم السلام سے کمال ولایت میں پھر وہ دہ ولی اپنے دعویٰ خلافت و ہدایت پر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے خطاب لاوے دیکھے کہ مجھے اللہ کا یہ حکم ہو رہا ہے اور رسول اللہ نے مجھے یہ فرمایا ہے اور اپنے حال کی اللہ کے حکم سے خبر دے اس حال میں کہ وہ ممکن ہو اور اس حیثیت سے ہو کہ شریعت اس کو برا نہ سمجھے تو خلق پر واجب ہے کہ اس کو اس کے دعویٰ کو قبول کرے اور اس کی تکذیب جائز نہیں کیونکہ اس کی زبان پر اس سے پہلے دعویٰ سے پہلے مشعر کے خلاف کوئی بات ظاہر نہ ہوتی ہوگی اور اس کا سکر حالت ہتھیاری سے مخلوط اور ہتھیاری اس کی غالب ہوگی سکر محض نہ ہوگا جہد حق میں محض مستہ ہوگی پس اس کی تکذیب انبیاء میں سے کسی ایک کی تکذیب ہوگی کیونکہ اس کی تکذیب

لان الاصل فی امر النبوة هو الاخلاق  
 واما المعجزة فقد تغار ضمها  
 السحر ای نشا بلھما فی کونھما خاتر  
 لا وقوعا فلذلك من لم یومن  
 بالاخلاق جعل المعجزة  
 سحرا فلم یومن ابدا  
 واما فی امة محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم اذا کان ولی موصوفا  
 باخلاق الانبیاء علیہم السلام  
 فی کمال الولاية ثم جاء  
 بخطاب من اللہ ورسولہ  
 واخبر عن حالہ باذن  
 من اللہ ممکنا بحیث  
 لا یتفقہ الشرع و جب  
 علی الخلق ان یقبلوا  
 ولا یجوزہ تکذیبہ اذ لم  
 یتظہر علی لسانہ شطح  
 قبل ذلك و یكون سکر  
 ممتازا بالصحو والصحو  
 غالب لا سکر محضا  
 فكان تکذیبہ کتکذیب  
 احد من الانبیاء  
 لان فی تکذیبہ

میں اس کی تکفیر ہوتی ہے اور مومن صالح کی تکفیر کفر ہے جو ایک واضح بات ہے اور اس کا اللہ کی طرف سے خبر دینا بذریعہ روح رسول اللہ کے دلیل قطعی ہو جاتا ہے اور دلیل قطعی سے جب دلیل ظنی مستحارم ہوتی ہے تو ساقط ہو جاتی ہے کیونکہ جو شخص اس مقام کو پہنچتا ہے تو اللہ پر جھوٹ کا بہتان نہیں بانہتا ہے پس اس کی ذات واجب التصدیق ہوگی کیونکہ انبیاء کی تصدیق کا وجوب نہیں لازم ہوا مگر ان ہی محمودہ خصال کی وجہ سے جو انبیاء سلف کے خصال کے موافق ہیں پس محمودہ خصلت وجوب تصدیق کی علت ہوگی اور وہ یعنی محمودہ خصلت اس ولی (مدعی ہدیت) میں موجود ہے پس تصدیق کے واجب ہونیکا حکم اسی پر درور کریگا مدعی ہدیت کی تصدیق واجب ہوگی) اور یہ امر جو مذکور ہوا فقہ حنفیہ کے اصول میں سے ہے یہاں تک کہ کلام امام ابو محمد نصر آبادی کا اور کہا صاحب دیلان نے اللہ تعالیٰ کے قول کی تفسیر کے تحت نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہوئے اہل کتاب اور مشرکین میں سے کہ باز آتے یہاں تک کہ آیا ان کے پاس بیئۃ المفسر کا قول ہے کہ پھر وہ لوگ آپس میں متفق رہتے تھے کہ ہم جس دین میں ہیں اس سے عقیدہ نہیں ہونگے یہاں تک کہ وہ بنی ظہور کرے جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور جس کی اتباع پر توبہ اور انجیل میں حکم

تکفیرہ و تکفیر المومن الصالح کفر لا یخفی وکان اخبارہ من اللہ بواسطۃ روح رسول اللہ لیسلا قطعیما فیسقط الدلیل الظنی اذا تعارضتہ لان من وصل هذا المقام لا یفتزی علی اللہ الکذب فکان ذاتہ واجب التصدیق لان وجوب تصدیق الانبیاء لم یلزم الا للخصال المحمودۃ الموافقة للخصال الانبیاء الماضیۃ فکان الخصلۃ علة لوجوب التصدیق وذلک موجود فی هذا الولی فیدر الحکم علیہ وذلک من اصول الفقہ الحنفیۃ الی هنا کلامہ۔ وقال صاحب التاویلات تحت تفسیر قوله تعالیٰ۔ لم یکن الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینۃ الایۃ قوله ثم یتفقون علی ان لا ننفعک عما نحن فیه حتی یخرج النبی الموعود فی الکتابین المامور

کیا گیا ہے پس ہم حق پر ایک کلمہ پر دگر اس کی  
 اتباع کریں گے اب بعینہ دان بہتر فرقوں  
 والے، متفرق اہل مذہب متخصیصوں کا حال ہے  
 اور ان کا انتظار آضری زمانہ میں ہمدی کے  
 نکلنے کے منتظر اور ان کا وعدہ کرنا ہمدی کی  
 اتباع پر اس حال میں کہ وہ ایک کلمہ پر متفق ہیں  
 اور نہیں سمجھتا ہوں میں ان (بہتر فرقوں) کے  
 حال کو مگر حال ان ہی فرقوں کا جو ابود و نصاریٰ  
 و مشرکین سے مذکور ہوئے اور جب کہ ہمدی  
 ظاہر ہو جائیگا تو اللہ ہم کو مخالفت کے شر سے  
 بچائے پس حکایت کیا اللہ نے ان کے قول  
 کی اور بیان کیا کہ وہ لوگ نہیں متفرق ہوئے  
 قومی طور پر متفرق ہونا اور نہیں سخت ہوا ان کا  
 اختلاف اور ان کی آپس کی دشمنی مگر بعد اس کے  
 کہ آگیا ان کے پاس بتیہ حجیت واضحہ یعنی ولایت  
 ہمدی کے خروج کے سبب سے کیونکہ ہر فرقہ  
 بلکہ ہر شخص وہم کیا ہوا ہے کہ ہمدی اس کی  
 خواہش کے موافق ہو گا اور اس کی رائے کو  
 درست ٹھہرائیگا اب اس کا وہم کرنا اس وجہ سے  
 ہے کہ وہ اپنے دین باطل کی وجہ سے دین  
 حق سے پردہ میں ہے پس جب ہمدی اس کے  
 خلاف میں ظاہر ہوگا اس کا کفر اور اس کا عتد  
 بڑھ جائیگا اس کا کینہ اور حسد سخت ہو جائے گا

باتباعہ فیہما فتبعہ علی الحق  
 علی کلمۃ واحدۃ کما علیہ الان  
 بعینہ حال ہوا لاء المتخصیصین  
 من اهل المذاهب  
 المتفرقة و انتظارہم  
 خروج الہدی فی اخر الزماں  
 و وعدہم علی اتباعہ  
 منفقین علی کلمۃ واحدۃ  
 و لا احسب حالہم الاحال  
 اولئک و اذا خرج  
 اعاذنا اللہ من ذلک  
 فحلی اللہ قولہم و بین انہم  
 ما تفرقوا نظر قویا و ما اشتدت  
 اختلا فہم و تعاندہم الا  
 من بعد ما جاء تہم البینۃ  
 بخروجہ لان کل فرقۃ بل  
 کل شخص توہم انہ  
 یوافق ہوا و یصوب  
 ساریہ لا حجابہ  
 بدینہ فلما ظہر  
 خلاف ذلک انہ داد کفرہ  
 و عنادہ و اشتدت  
 شکیمتہ وضعینۃ انتہی

وایضا قوله تحت الآية ألم  
فما وجوابه محمد وفا  
وهو لا نه مبين لذلك  
الكتاب الموعود على  
السنة الانبياء وفي  
كتهم انه يكون مع  
المهدي في اخر الزمان  
لا يعمله كما هو الا هو كما قال  
عيسى عليه السلام نحن  
نا تكم بالتنزيل واما  
التاويل فيسأني به  
الفاء قليط في اخر الزمان  
وقال الامام البيهقي  
في شعب الايمان اختلف الناس  
في امر المهدي فتوقف جماعة  
(لو فرديا تهم و احوال العلم  
الى عالمه واعتقدوا انه واحد من ولد  
فاطمة بنت رسول الله صلعم بخلفه  
الله مني شاء ويبعثه نصرته كد بيته  
امام سعد الدين تفتازاني في شرح المقاصد  
فذهب العلماء الى انه امام عادل من ولد فاطمة  
بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم

(آپنی) اور نیز قول صاحب تاویلات کا تحت آیت الکرسی  
اس حال میں کہ وہ قسم ہے اور اس کا جواب محمد وفا  
ہے اور وہ اس وجہ سے کہ ہم قریب میں بیان کریں گے  
اس کتاب (قرآن) کیلئے جس کا وعدہ انبیاء کی  
زبانوں پر کیا گیا ہے اور ان کی کتابوں میں یہ ہے  
کہ قرآن ہدیٰ کیساتھ ہو گا آخری زمانہ میں اور  
نہیں جائیگا قرآن کو جیسا کہ اس کو چاہئے کا حق ہے  
مگر ہدیٰ جیسا کہ فرمایا عیسیٰ نے کہ ہم تمہارے پاس  
تنزیل (الفاظ) لاتے ہیں رہی تاویل (معنی) پس  
لائیگا اس کو فارقلیط (ہدیٰ)، آخری زمانہ میں اور  
فرمایا امام بیہقی نے شب الایمان میں کہ ہدیٰ کی  
علامتوں کے باب میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے  
پس ایک جماعت نے توقف کیا اپنی کثرت دینت  
کی وجہ سے اور علامات کے علم کو جو الہ کیا اس کے  
عالم کے (خدا نبی عالی کے) اور اس بات کی منقذ ہوئی  
کہ ہدیٰ ایک شخص ہے فاطمہ بنت رسول اللہ کی  
اولاد سے اس کو پیدا کریگا اللہ جب چاہیگا اور جو  
کریگا اس کو اپنے دین کی نصرت کیلئے اور فرمایا  
امام سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد میں کہ  
علماء اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ ہدیٰ  
امام عادل ہے فاطمہ بنت رسول اللہ کی اولاد کے

عہ زماں خان نے اپنی بولنے کتاب پر ہدیہ میں شروع سے آخر تک حضرت سید محمد جوچوری امام ہدیٰ

موجود آخر الزماں خلیفۃ الرحمن خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو شیخ جو پوری لکھا ہے حالانکہ مخالفین میں شیخ و معروف علماء و فضلاء نے حضرت ہمدانی کے بید ہوئی کی شہادت دی ہے چنانچہ ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ وہ بعض علماء و وقت خصوصاً شیخ الاسلام مولانا عبداللہ سلطان پوری کو حضرت شیخ محمد داؤد سے سخت حدود عطا و تھا سب اس کا یہ تھا کہ شیخ موصوف پر میر سید محمد جو پوری کی نسبت منکشف ہوا تھا کہ وہ (سید محمد جو پوری) کبار اولیاء اللہ اور صاحبان مدارج و مقامات علیہ میں سے ہیں، (ملاحظہ ہونڈ کرہ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۳ و تذکرہ ہمدویہ صفحہ ۱۰)

نیز لکھا ہے کہ وہ مولانا جمال الدین نے ایک کتاب تحریر کی اور اس میں دلائل و ثبوت ہذا قاطعہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت سید محمد جو پوری کی ولایت حق ہے، (ملاحظہ ہونڈ کرہ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۳ و تذکرہ ہمدویہ صفحہ ۱۰) نیز لکھا ہے کہ وہ میر انبیال یہ ہے کہ سید محمد اپنے اس دعویٰ میں سچے تھے کہ ہمدانی ہیں، (ملاحظہ ہونڈ کرہ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۰ و تذکرہ ہمدویہ صفحہ ۲۶)

نیز لکھا ہے کہ وہ اکثر اہل اللہ اور علماء و محققین کی نسبت منقول ہے کہ سید محمد جو پوری اور ان کی جماعت سے حُسن ظن رکھتے تھے، (ملاحظہ ہونڈ کرہ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۰ و تذکرہ ہمدویہ صفحہ ۲۲) نیز لکھا ہے کہ وہ حضرت شاہ ولی اللہ کا قول شاہ عبدالعزیز صاحب نے ایک مکتوب میں نقل کیا ہے کہ سید محمد عالم حق اور واصل باللہ تھے، (ملاحظہ ہونڈ کرہ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۰ و تذکرہ ہمدویہ صفحہ ۲۲) نیز لکھا ہے کہ وہ ملا عبدالقادر بدایونی ۱۱۹۱ھ کے واقعات میں لکھتے ہیں کہ دوہرین سال میر سید محمد جو پوری قدس اللہ سرہ از اعظم اولیاء کبار کہ دعویٰ ہدایت از سر بر زدہ بود ہنگام مراجعت از مکہ معظمہ بجانب ہند

سے فخر ہذا۔ اور اکثر اہل اللہ اور علماء و محققین جو پوری اور ان کی جماعت سے حُسن ظن رکھتے تھے، اسے ظاہر ہے کہ علماء و تبا حضرت سید محمد جو پوری سے بیحد و غنا دہکتے تھے چنانچہ ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ وہ علماء و تبا نے اس جماعت (ہمدویہ) کے استیصال پر کمر باندھی اور سید محمد کی نسبت اعتقاد ہدایت وغیرہ کو بنیاد تکفیر قرار دیا سید موصوف کے انتقال کے بعد ان کی (سید محمد کی) جماعت اور زیادہ بھلی بھولی اور بڑے بڑے اہل اللہ اس میں (جماعت ہمدویہ میں) داخل ہوئے، (ملاحظہ ہونڈ کرہ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۰ و تذکرہ ہمدویہ صفحہ ۲۹)

دہلہ قرہ داعی مثنیٰ را لیک فرمود (ملاحظہ ہو تذکرہ ابوالکلام آزاد صفحہ ۳۰۰ و تذکرہ ہمدویہ صفحہ ۷۰-۵۱۹) نیز لکھا ہے کہ در شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں ہر کمالیکہ محمد رسول اللہ معلم داشت و رسید سید محمد انیز بود فرق ہمیں است کہ آنجا باصالت بود و اینجا بتبعیت و تبعیت رسول بجای رسیدہ کہ محمد انیز (ملاحظہ ہو تذکرہ ابوالکلام آزاد صفحہ ۲۰۰ و تذکرہ ہمدویہ صفحہ ۷۰)

مذکورہ بالا مشہور و معروف علماء و فضلاء غیر ہمدویہ نے نہ صرف حضرت ہمدی علیہ السلام کے سید چوبی شہادت دی ہے بلکہ آپ کے "کبار اولیاء اللہ اور صاحبان مدارج و مقامات علیہ میں سے ہونے، آپ کی ولایت کے حق ہونے، آپ کے دعویٰ ہمدی میں سچ ہونے، آپ سے اور آپ کی جماعت ہمدویہ سے اکثر اہل اللہ اور علماء حق حُسن ظن رکھنے، آپ کے عالم حق اور واسل بال اللہ ہونے، آپ کے دعویٰ ہمدیت کئے اور آپ کے ہمسر رسول ہونے" کی شہادت دی ہے۔

اور مولوی خواجہ محمد عباد اللہ صاحب بی۔ اے انٹرمیڈیٹ مری نے اپنی مولفہ کتاب مشاہیر الاسلام میں "سید محمد چوہدری" کی سرخی کے تحت لکھا ہے کہ "دو ہمارے ہیرہ کے حسب و نسب کی تحقیق اس لئے ضروری ہے کہ ہمدی کی زیادت دعویٰ ہمدیت کی ایک زبردست شہادت ہے دنیاے اسلام میں آج تک یہ ایک مشہور و معروف پیش گوئی ہے جو آنحضرت کی طرف منسوب کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا المہدی من حترتی من ولد قاطمۃ (ابوداؤد) اور اسی طرح کی اور بھی بے شمار پیش گوئیاں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمدی سید ہو گا اگرچہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ان بے شمار پیش گوئیوں میں جنھیں غلطی سے احادیث نبوی سمجھایا گیا ہے اور ایسی روایتیں بھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمدی نبوہا سے ظاہر ہو گا یا علوی ہو گا لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ مسلمان ایسے ہمدی کے منتظر رہے ہیں جو سید ہو چونکہ ہمارے مضمون صرف تواریخ و واقعات کا تذکرہ ہے اس لئے ہم اس امر پر بحث نہیں کرتے کہ فی الحقیقت ہمدی کس قوم اور کس حسب و نسب کا

خواجہ محمد عباد اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ مسلمان ایسے ہمدی کے منتظر رہے ہیں جو سید ہو یہ نہیں لکھا کہ مسلمان ایسے ہمدی کے منتظر ہیں جو سید ہو، پس خواجہ صاحب کے قول سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے منتظر کے موافق سید محمد ہمدی کا ہونا چاہیے انتہا پر یہ

اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا ہمدی کو جب چاہے گا دین کی نصرت کیلئے اور اس کے مانند بہت سے اخبار اور اقوال امام کے ساتھ موافق آئے ہیں البتہ ایک وجہ سے موافقت دہکتے ہیں لغز اگر کوئی چیز کسی وجہ سے موافق نہ آئے تو اسکی علت بیان کی گئی ہے جیسا کہ علت بیان کرتے ہیں مجتہدین اور ان احادیث و آیات کی جن کا حکم حکمت کے خلاف میں بیان کیا گیا ہے اور اعتقاد کرتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے اور دوسری وجہ تعلیل اس حکم سے کہ جب دو حدیثیں متعارض

یجاءہ اللہ منی شاء وبعثہ نصرۃ لدینہ۔ ومانذایں سیاراخبار و اقوال باحال امام علیہ السلام موافق آمد البتہ بوجہ موافقت دارند بالفرض اگر چیزی پیچ وچہ موافق نیاید محلل است۔ کما یعلل المجتہدون من الاحادیث والایات الاتی حکم بخلاف الحکمت ویعتقدون انہا منسوخة و دیگر وجہ تعلیل حکم آن کہ اذا تعارضتا

بقیہ نوٹ سے ہو گا صرف ایک عام خیال کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہی ہے کہ ہمدی کا قاطبی ہونا ضروری ہے ہمارا اہم و سید تھا تعصب سے مورخین نے اس کے دعویٰ ہمدیت کو پہل ثابت کر نیکی لے اس کی یاد دت سے نکال دیا ہے لیکن معتبر مورخین کی شہادت سے انکی کافی تردید ہوتی ہے البتہ القاسم فرشتہ علامہ ابو الفضل مولف امین اکبری اور سید غیاث الدین مولف سیر المتأخرین نے صاف صاف الفاظ میں میر سید محمد جوینوری لکھا ہے اول الذکر و مورخ یعنی فرشتہ ابو الفضل اگرچہ محمد کے ہمعصر نہیں تھے لیکن محمد کے دیکھنے والوں کو دیکھا ہوا تھا چونکہ ان مورخین نے جو کچھ لکھا ہے نہایت تحقیق سے لکھا ہے اسلئے اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ محمد صیح النبی سید تھا و ملاحظہ متناہیر الاسلام پس متذکرہ بالا مشہور و معروف علماء و فضلاء غیر ہمدویہ کی شہادت سے ثابت ہے کہ زمان خان نے اپنی ساری کتاب میں حضرت میر محمد جوینوری امام ہمدی موعود و آخر الزمان خلیفۃ الرحمن قائم ولایت محمدی علیہ السلام علیہ السلام کو شیخ جوینوری لکھ کر آپ کے دعویٰ ہمدیت کو جھٹلانی بقدر کوشش کی ہے لہذا یہ کہ نہ بنسید بروز شیرہ چشم چہرہ آفتاب اچہ گناہ

ہوں تو ساقط ہو جائیں گی پس نہیں باقی رہے گا  
 اوں سے مگر وہ جو کہا گیا تفسیر ضیاء پوری میں بسم اللہ  
 الرحمن الرحیم کی بحث میں ہم کیسے مفسر کہتے ہیں کہ  
 جب دور و امین متعارض ہو جائیں تو ترجیح مثبت  
 کیسے ہے نافی کیسے نہیں ہے اور کتاب میں (تفسیر  
 ضیاء پوری میں) اللہ تعالیٰ کے قول ما کذب الفواد  
 ما رای (جو ٹھٹھ نہیں دیکھا پیغمبر کے دل نے  
 جو کچھ دیکھا) کے تحت لکھا ہے پھر ابن عباس نے  
 ثابت کیا ہے اس چیز کو جس کی نفی اس کے غیر نے  
 کی ہے اور مثبت مقدم ہے نافی پر۔ اور شرح صحیح  
 میں کہلے کہ کہ نفی نے فرمایا کہ مثبت اولیٰ ہے کیونکہ مثبت اولیٰ  
 دلیل کا اعتماد رکھنا ہے برخلاف نافی کے اس لئے کہ مثبت  
 سچائی سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور اسی وجہ سے  
 شہادت کی قبولیت اثبات پر ہے نہ کہ نافی پر انتہی  
 اور اسی طرح بعض لاتے ہیں کہ کبیل مثبت ملائ  
 نافیہ کے حکم کو مستثنیٰ کر دیتی ہے اس حال میں کہ قرنیہ  
 اس کے ہونے پر ظاہر ہو مثلاً اکثر خلیا نے قرار دیا  
 ہو کہ عید فطر کا ہلال مکہ کی رات ہے اور ایک دن  
 آدمی کا قرار آج کی رات پر ہو پس جس وقت کہ لیا  
 ہی واقع ہوا (ایک آدمی کے قرار کے موافق ہوا)

تناقضا فما بقى منها الا ما قيل  
 فى تفسير النيسابورى فى بحث  
 البسملة قلنا اذا تعارضت  
 الروايتان فالترجيح للمثبت  
 لا للنافية. و فى الكتاب  
 تحت قوله تعالى ما كذب  
 الفواد ما راي ثم ابن  
 عباس اثبت ما نفاه غيره  
 والمثبت مقدم على النافية.  
 وقال فى شرح الحاشى قال الكرخى  
 المثبت اولى لان المثبت يعتمد  
 الدليل لا محالة بخلاف النافية  
 فكان اقرب الى الصدق ولهذا  
 قبلت الشهادة على الاثبات دون النفى  
 وكذا يصح مى آرند کہ دليل مثبت مستثنى رند  
 حکم دلائل نافیہ را والقربیة علیٰ کو نھا  
 ظاہرۃ مثلا اکثر خلیا قرار داده  
 باشند کہ ہلال عید فطر ثب فراد است و  
 قراریک دو کس بشب امر دز باشند  
 پس وقتی کہ ہمچنین بوقوع

سے یعنی کسی نے کہا کہ میں نے فلاں چیز دیکھی یا سنی ہے تو اس پر شہادت طلب کی جاتی ہے اور جو کہا  
 کہ جاسے دیکھنے یا سنے کا تو شہادت طلب نہیں کی جاتی۔



تو دوسری خلائق کا گمان برطرف ہو گیا اسی طرح  
 اختیارِ ظنی سے ہر وہ چیز جو عمل میں آجاوئے بغیر  
 گمان کے ہوگی پس اس کے برخلاف گمان نہ  
 رہے گا جیسا کہ کہا ساقط ہو جاتا ہے عملِ حدیث  
 پر جب کہ ظاہر ہو جائے مخالفت قولاً یا عملاً اور  
 کہا حرامی میں اور شرحِ حکمہ میں یعنی حکمِ خبر واحد  
 جب لایا جائے اس حال میں کہ وہ مخالف ہو  
 کتاب اور سنتِ مشہورہ کے (قرآن پر عمل واجب  
 ہے) اور جب لایا جائے اس حال میں کہ وہ مخالف  
 ہے کتاب کے (قرآن کے) تو نہیں واجب ہے  
 عمل اس پر اور احتمال دیکتا ہے ایسا کہ اگر وہ  
 خبر رسول اللہ کی نہیں ہے کیونکہ کتاب ثابت  
 ہے بالیقین اور خبرِ مشتبہ ہے۔ اور کیا پوری نے  
 اپنی تفسیر کے دیباچہ میں کہا ہے کہ بیشک قرآن  
 حجت ہے اپنے غیر پر اور اس کا غیر اس پر حجت  
 نہیں اور محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکی  
 میں کہا ہے کہ ہمدی اللہ کی حجت ہے اپنے اہل  
 زمانہ پر اور وہ انبیاء کا درجہ ہے جس میں شاکر  
 واقع ہوتی ہے۔ اور ابوشکور سالمی نے اپنی تہذیب  
 میں مصرحاً پر سے گذرنے کی کیفیت کے بیان میں  
 کہا ہے کیونکہ انبیاء بندوں پر اللہ کی حجت ہیں

پیوست گمان دیگر خلائق برطرف افتاد کذا  
 از اخبار ظنیہ ہر آن خبر سے کہ عمل رسد بے گمان  
 شد پس برخلاف آن گمان نماند۔ کما  
 قال یسقط العمل بالحدیث اذا  
 اظہر مخالفة قولاً او عملاً۔  
 وقال فی الحسامی ونفی شرح  
 حکمۃ امی حکم خبر الواحد اذا ورد  
 غیر مخالف الكتاب والسنة المشہورۃ  
 واذا ورد مخالف الكتاب  
 لا یجب العمل ویحتل علی  
 ان الخبر لیس من رسول اللہ صلعم  
 لان الكتاب ثابت بالیقین  
 والخبر شبہة۔ وقال النیسابوری فی  
 دیباچۃ تفسیرہ فان القرآن حجة  
 علی غیرہ و لیس غیرہ حجة علیہ۔ قال  
 محی الدین ابن العربی فی الفتوحات  
 المکیة فان الممدی حجة اللہ  
 علی اهل نرمانہ وھی حجة  
 الا نبیاء التي تقع فیہا المشاركة  
 وقال ابوشکور سالمی فی تہذیبہ فی کیفیت  
 المصراط علی الصراط لانہم حجج اللہ علی العباد

والحجة لا تخج عليهما ولا تحتاج  
الى الحججة والكتب والرسول  
سويان لمه نبتة - وروى عن جابر  
في قوله عليه السلام كتاب الله  
وعترتي - ومن المسلم قوله عليه  
السلام فخذوا بكتاب الله واستمسكوا  
به واهل بيتي مطوف ومطوف عليه  
در حکم برابرانہ و عن سید بن اسرقم  
فی قوله احد هما اعظم من الآخر  
كتاب الله حبل ممدود من السماء  
الى الارض وعترتي اهل بيتي  
ولم يتفرقا ابدا وان كان لفظ  
العترت مطلق فالمطلق يتصرف  
الى الكامل وفي اهل بيت النبى  
ليس بکامل عن المهدى كما روى  
في عقد الدرر انه جرى ذكر  
المهدى عند الحسين بن على  
رضى الله عنهما فقال لو ادر كنته  
لخدمته ايام حياته - وقال ابن سيرين  
في حقه هو افضل على بعض الانبياء  
ويعدل النبي والنبي يعدل بالكتاب كما  
لا يخفى بچھاں از بيار احاديث و دلائل ثبوت باقتی کم  
ہندی و قرآن بک حکم دارند ہم آں معنی کہ از بيار اخبار قرآنیہ

اور اللہ کی حجت پر حجت نہیں لائی جاتی اور نہ وہ کسی  
حجت کی محتاج ہوتی ہے اور کتب و رسول مرتبہ میں  
دونوں برابر ہیں۔ اور جابر سے مروی ہے قول  
میں علیہ السلام کے اللہ کی کتاب اور میری عترت  
اور مسلم سے قول کا تو تم اللہ کی کتاب کو اور اس کے  
پکڑے رہو اور میری اہل بیت کو اور مطوف مطوف  
علیہ حکم میں برابر ہیں۔ اور زید ابن اسرقم سے قول  
میں کے، ان دونوں میں سے ایک دوسری سے  
بڑی ہے اللہ کی کتاب سیلی ہوئی رسی ہے آسمان  
سے زمین تک اور میری عترت میری اہل بیت اور  
یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ اور لفظ عترت  
اگرچہ مطلق ہے لیکن مطلقاً ہے فرد کامل کی طرف  
اور اہل بیت نبی میں ہمدی سے زیادہ کامل  
کوئی نہیں چنانچہ عقد الدرر میں روایت کی گئی ہے  
کہ امام حسین ابن علی کے پاس ہمدی کا ذکر کیا گیا تو  
آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس کو ہمدی گو یاؤنگا  
تو میں ضرور اس کی خدمت کرونگا اس کے زمانہ  
حیات تک۔ اور کہا ابن سیرین نے ہمدی کے حق  
میں کہ وہ افضل ہے بعض انبیاء سے اور برابر ہو گا تو  
کے اور نبی برابر ہوتا ہے کتاب کے چنانچہ یہ بات  
پوشیدہ نہیں۔ اسی طرح بہت سی حدیثوں اور  
دلیلوں سے ثابت ہوا ہے کہ ہمدی اور قرآن ایک  
حکم رکھتے ہیں اور ہر وہ معنی جو بہت سی خبروں سے

اگر آں احادیث محفوظ بالفرائض  
است قوی باشد فی الجملہ چون تحقیق شد  
کہ مترآن و ہمدی علیہ السلام برابر اند پس  
ہاں اخبار و وجوہات آں کہ باذات ہمدی  
علیہ السلام موافق آیند صحیح و ثابت اند۔

قرادیاوے قوی ہوتا ہے اگر وہ پیش قریبوں سے  
گھری ہوئی ہیں تو فی الجملہ قوی ہوتا ہے جب یہ  
بات پایہ تحقیق کو پہنچ گئی کہ قرآن اور ہمدی  
برابر ہیں پس وہی اخبار اور وجوہات جو ہمدی  
کی ذات سے موافق ہوں صحیح اور ثابت ہیں

۱۔ چونکہ قرآن اور ہمدی علیہ السلام وہ نور تہ میں برابر ہیں لہذا ہمدی کا منکر قرآن کا منکر ہے چنانچہ حضرت  
ہمدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمدی کا انکار عہد کا انکار ہے اور عہد کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار خدا  
کا انکار ہے (ملاحظہ ہو نقلیات بیان عبدالرشید؟ باب والاضافۃ) پس جس طرح منکر قرآن کو کا فر سمجھا  
ایمانیات میں داخل ہے اسی طرح منکر ہمدی کو کا فر سمجھا ایمانیات میں داخل ہے القرآن والحمد للہ ما منا اللہ  
وصلیٰ قنقرآن اور ہمدی سب ہمدیوں کے امام ہیں سب ہمدیوں نے قرآن اور ہمدی پر ایمان لایا اور انکی تصدیق  
حضرت بدر گیمانیہ دلاور رضی نے تحریر فرمایا ہے کہ

چونکہ ہمدی علیہ السلام نے لغتاً ہمدی کو خدا تعالیٰ کے حکم سے ظاہر فرمایا ہے لہذا ہمدی علیہ السلام پر ایمان  
لانما مخلوق کے لئے فرض ہو اس لئے کہ من اللہ ہے (ملاحظہ ہو مفسرہ مشاہد دلاور جس پر تمام صحابہ ہمدی  
اور تمام تابعین کا اجماع ہو چکا ہے مطبوعہ صفحہ ۷۵) پس وہ منکر ہمدی کو کا فر سمجھا ایمانیات میں داخل نہیں ہے  
کہنے والا بے ایمان ہے اور بے ایمان کو بایمان کہنے والا بھی بے ایمان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن احسن قول لمن  
دعا الی اللہ و عمل صالحا وقال اننی من المسلمین (جو کہ  
یہ فرماتا ہے کہ والذی جاء بالصدق و صدق بہ اولکم  
علائق زمان حضرت قاضی نجیبؒ غلیفہ حضرت بدر گیمانیہ  
نعمت دلاور نے تحریر فرمایا ہے کہ

ولا تشاک ان من کان یصلح للمہدیۃ یرضی عنہ  
ساکن السماء وساکن الارض الا الشیاطین والحساک  
المتہرہ وین الکاذبین یعادون اولاد الرسول  
ویقولون فی شانہ ما لا ینطق بحالہ (ملاحظہ ہو مخزن الدلائل)

اور جیکے ذات و عوی ہمدی کی صلاحیت رکھتی ہے اس سے  
زمن آسمان کے رہنے والے راضی ہو جائے ہیں لیکن شیاطین  
سرکشی کریں گے حاسد حق کو جھٹلائیں جو اولاد رسول سے ہٹا رکھیں  
ہمدی کی شان میں ایسی بات کہیں جس جو ہمدی کے حال کے موافق نہیں

مانند قول کے قریب میں میرے بعد تمہارے لئے حدیثیں زیادہ ہو جائیں گی پس میں کہہ دوں کہ تم ان کو اللہ کی کتاب پر اگر وہ موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ ذکر و بیہ حدیث ذکر کی گئی ہے شاہی میں جو اصول فقہ کی کتاب ہے اور اسی طرح ہمدنی پر پیش کر دو کہ ہمدنی مطابق ہے قرآن کے اور مواہب میں اللہ تعالیٰ کے قول دیکھو جن بجا و سرائد اور کفر کرتے ہیں اہل کتاب اس چیز میں قرآن سے جو تورات کے سوا ہے (ہے) کے تحت کہتا ہے کہ کفر اس چیز کے ساتھ جو اس چیز کے موافق سے ہو۔ کفر ہوتا ہے اس چیز کا تمہیں اسی طرح لازم آتا ہے تمام احکام اور احوال میں بنا بریں ثابت ہو گیا کہ ذات (ہمدنی) جو تالیخ نام قرآن و مصطفیٰ ہے بعد اس کے کہ اس کی سچائی بہت سی حدیثوں اور روایات تفسیروں اور علموں کی جماعتوں سے جس طرح کہ مذکور ہوئے ثابت ہو گئی ہے تو پس جاننا چاہئے کہ جو چیز اس ذات اقدسہ صفات (ہمدنی) کے موافق ہو گی وہ کس طرح ہے ہم کہے اللہ اس پر جس نے انصاف کیا۔

كقوله عليه السلام ستكثر لكم الاحاديث من بعدى فاعرضوا على كتاب اللہ فان وافقوا فاقبلوا والا فرددوا۔ هذا الحدیث مذکور فی الشاشی من نسخة اصول الفقہ وکذا اللک علی الہمدی کہ مطابق کلام است و در مواہب زیر قول خدا تعالیٰ ویکفرون بما واد اللہ میگوید کہ کفر یا نچہ موافق چیز می کفر یا نند باں چیز کذا بلزم فی صحیح الحکم و الاحوال بنا علیہ میرہن گشت شخصی کہ تاریخ تمام قرآن و مصطفیٰ علیہ السلام است بعد آنکہ صدق و از بسیار احادیث و روایات و تفاسیر و نیز از جماعتہائے علمائے مثل آنکہ مذکور شدند ثبوت یافته ہیں باید دانست کہ ہرچہ موافق چنین ذات انبیاء صفات باشد نسخ است رحم اللہ من الصف

اے ملاحظہ ہو اصول الشاشی مطبوعہ مطبعہ مجیدی کانیپور صفحہ ۸۳ طبعہ تاریخ ہے یعنی اس کو کوئی منوع کرنا والا نہیں ہے۔

سَرَاتِمِ الحُرُوفِ

المرقوم ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

خاکچاک کے وہ امام ہمدنی موعود خلیفہ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
احقر دار عرف گورے میاں ہمدنی ساکن حیدرآباد دکن  
مدنی منبر بازار محلہ بیٹھان داڑھی

## فہرست کتب مطبوعہ

۱۴	-----	حضرت شاہ دلاور مترجم
۱۴		مجموع آیات مولفہ حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہ ہمدویہ مترجم
۱۲		تصدیق آیات " " " " " " " "
۱۸		شفاء المؤمنین " " " " " " " "

## فہرست کتب جو لائق طبع ہیں

		انوار العیون مولفہ حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہ ہمدویہ مترجم
		لطفۃ المصدقین " " " "
		فضیلت افضل القوم " " " "
		دلیل العدل والفضل " " " "
		افضل معجزات الہدیٰ " " " "
		حکمت " " " "
		تکمیل الایمان " " " "
		مدن الاداب " " " "
		جامع الاصول " " " "

بعض آیات مولفہ حضرت شاہ خوند میرزا مترجم

انصافنامہ مولفہ حضرت میاں ولی ۷ مترجم

مخزن الدلائل مولفہ حضرت علامہ زماں قاضی منجیب ۱۱ مترجم

سراج الابصار مولفہ حضرت بندگی عبد الملک سجاوندی عالم بالنداء مترجم

رسالہ ہنرہ آیات مولفہ حضرت میاں عبدالنور سجاوندی مترجم

تکلمہ دھاڑواڑ کے قاضی کے سوالات کا جواب مولفہ حضرت عالم معروف میاں صاحب مترجم

ملنے کا پتہ انعام الرحیم خان ہمدنی جمعیت ہمدویہ جیل آباد دارۃ نعتان پور شہر آباد دکن مہاراشی ۶۶۹ حلقہ الف ۶ -





